Fikr-o-Nasar (Islamabad) 8:6 (1969)

قسط نمبر ۱۷

# فہرستِ مخطوطات

## کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

○۔ مخطوطہ نمبر ۴۵ داخلہ نمبر ۳۷۹۱

•۔ نام کتاب، فی مرسوم خط المصحف مرتبا علی سور القرآن الکریم۔ فنِ تجوید

•۔ تقطیع، ۱۰ × ۷ / ۷ × ۴ سطر فی صفحہ ۱۷ حجم ۷۰ صفحات

•۔ مصنف، الفقیہ الاجل المقری النحوی ابن الطاہر اسماعیل بن طاہر العقیلی۔

•۔ کاتب، محمد بن محمد الحمدانی سن کتابت، ۱۰ رجادی الاول ۱۳۲۵ھ

•۔ روشنائی، معمولی صمغ دودی خط، نسخ مایقرأ

•۔ کاغذ، دستی مصری زبان، عربی نثر۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اول ما ابدأ بعد حمد اللّٰہ تعالیٰ علی نعمہ التی لا تحصی بعدّ ولا تقف عند حد والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ المختار وآلہ السادۃ الاطہار وصحبہ الاکرمین وتابعیہم باحسان الی یوم الدین ........

اور اس کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:

والحمد للّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد خیر خلقہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و ازواجہ و ذریتہ وکل معترف بشرعہ وصدقہ۔

وکان الانتہاء من نسخہ یوم الجمعۃ المبارک الذی ھو العاشر من شہر جمادی الاولی سنۃ خمس وعشرین وثلاثمائۃ والف من ہجرۃ سیدنا محمد خاتم النبیین علی ید راجی العفو والعافیۃ والغفران والرضی والستر الجمیل واللطف الخفی فی القضا محمد بن محمد المشہور عند من یعرفہ بالحمدانی وربہ اللّٰہ علم الباطن و الظاہر بجاہ ابی العدنان

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

مصنف کا تذکرہ امام القراء شمس الدین ابن الجزری المتوفی ۸۳۳ھ نے اپنی کتاب "غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء" میں بہت مختصر سا کیا ہے (طبع قاہرہ ۱۳۵۱ھ ج ۱ ص ۱۶۵ ترجمہ نمبر ۷۶۸) جس کے الفاظ یہ ہیں:

"اسماعیل بن ظاهر بن عبد اللہ ابو طاهر العقیلی المصری امام محقق من ائمۃ الفن، لہ کتاب فی الرسم من احسن ما اُلف فی ذلک واظنہ قرأ علی ابی الجود"۔

مشاہیر کے عام تذکروں میں مصنف ابن طاہر العقیلی کا حال نہیں مل سکا۔ حالانکہ امام ابن الجزری کی رائے ان کے متعلق یہ ہے کہ "ان کی کتاب فنِ رسم المصاحف کی بہترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے امام شمس الدین الجزری کے قول کی بڑی حد تک تائید ہوتی ہے۔

مصنف کے زمانہ کی تعیین کرنا مشکل ہے۔ مگر شمس الدین الجزری کے اس بیان سے کہ شاید وہ ابو الجود مصری کے شاگرد تھے۔ یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ مصنف کا زمانہ تقریباً ساتویں صدی ہجری کا نصف آخر ہو۔

مسلمانوں نے خدمتِ قرآن مجید کے لئے علاوہ صرف و نحو اور معانی و بیان کے ستائیس نئے علوم ایجاد کئے ان میں سے ایک علم "رسم المصاحف" کہلاتا ہے۔ اگرچہ بطور واقعہ یہ علم فن خطاطی کی ایک شاخ ہے، مگر چونکہ یہ خصوصیت کے ساتھ مصحف قرآنی کی تحریر سے بحث کرتا ہے کہ کس جگہ حرف حذف ہوگا۔ کہاں زیادہ لکھا جائے گا۔ کس مقام پر حروف ملا کر لکھے جائیں گے اور کہاں ان میں فاصلہ ہوگا وغیرہ۔ اس لئے علماء فن نے فن رسم المصحف کو ایک مستقل فن قرار دیا ہے۔ اور اس فن میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً ابو عمرو دانی کی کتاب المقنع، ابو العباس مراکشی کی کتاب عنوان الدلیل فی مرسوم خط التنزیل اور شیخ الشیوخ امام شاطبی کا قصیدۃ الرائیۃ العقیلۃ وغیرہ زیر نظر کتاب "کتاب فی مرسوم خط المصحف مرتبا علی سور القرآن الکریم" اگرچہ مختصر ہے لیکن فن میں اس کا درجہ مندرجہ بالا کتب سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

مولانا طاش کبری زادہ متوفی ۹۶۲ھ نے اپنی مشہور کتاب "مفتاح السعادۃ" میں جہاں "علم رسم کتابۃ القرآن" کا ذکر کیا ہے (ج ۲ ص ۳۲۹ طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۹ھ) وہاں

یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک بار یہ سوال کیا گیا کہ لوگوں نے لکھنے کے طرز اور ہجے میں جو نئی نئی باتیں پیدا کرلی ہیں اُن کے مطابق اگر قرآن مجید کے نسخے تیار کئے جائیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔؟ اس کے جواب میں حضرت امام مالک نے فرمایا کہ پہلے نسخے (مصحفِ عثمان) سے مختلف لکھنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام احمد ابن حنبلؒ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ مصحفِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مخالف واؤ، یاء، الف یا کچھ بھی لکھنا حرام ہے۔

امام بیہقی نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کا نسخہ لکھنے والے کا فرض ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کے نسخوں سے ہجاء میں ہرگز کوئی مخالفت نہ کرے۔

ان تمام روایات واقوال سے فنّ "رسم المصحف" کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اس فن پر خاصی توجہ دی اور قرآن کریم کے الفاظ تک کی حفاظت کی اور ان کے رسم الخط کو محفوظ رکھا۔

زیرِ نظر کتاب مختصر ہے۔ نسخہ مکمل، صحیح اور صاف ستھرا لکھا ہُوا ہے۔ اس کا شائع نہ ہونا ہمارے لئے باعثِ حیرت ہوگا۔ کیونکہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ اتنی چھوٹی اور مفید کتاب کو کسی نے ضرور چھاپ لیا ہوگا۔ بہرحال ہماری اطلاع کے مطابق یہ کتاب تا حال نہیں چھپی۔

اس کتاب کا ایک اور نسخہ ہمارے کتب خانہ میں مخطوطہ نمبر ۴ پر موجود ہے۔ جس کے متعلق مختصر نوٹ پہلے چھپ چکا ہے۔ لیکن اس نسخہ پر نوٹ لکھنے کے دوران تلاش میں کچھ مزید معلومات حاصل ہوگئیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کا ذکر کیا جائے۔

اس کتاب کے تعلق سے سب سے زیادہ قابلِ توجہ یہ بات ہے کہ ہمارے کتب خانہ میں اس کتاب کے دو مختلف مخطوطے موجود ہیں۔ اور جیسا کہ ذکر ہُوا، اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس لئے اس مفید اور اہم کتاب کو دونوں نسخوں کی مدد سے ترتیب دے کر شائع کیا جاسکتا ہے۔

(۵) مخطوطہ نمبر $\frac{۴۵}{۲}$ داخلہ نمبر ۳۷۹۱

- نام: رسالۃ فتح المجید فی قراءۃ حمزۃ من القصید فن تجوید
- تقطیع: $\frac{۱۰ \times ۷}{۷ \times ۴}$ سطر فی صفحہ مختلف ۱۶ تا ۲۱ حجم ۱۶ صفحات
- مصنف: شیخ محمد بن احمد بن عبد اللہ المتولی متوفی ۱۳۱۲ھ سن تالیف معلوم نہیں ہوسکا۔

•- کاتب، عمران البوزید          سن کتابت ۲۳، ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ

•- روشنائی معمولی صمغ دودی          خط نسخ مایقرأ

•- کاغذ مصری دستی          زبان عربی نظم

اس رسالے کے پہلے دو اشعار یہ ہیں :

لك الحمد یا من للکتاب قد انزلا          علی المصطفٰی من بالهدایة ارسلا

علیه صلاة الله ثم سلامه          کذا الال والاصحاب من احرزوا العلا

اور آخر میں یہ الفاظ درج ہیں :

وکان الفراغ من کتابة هذه الرسالة یوم الاحد الموافق ۲۳ قد خلت من شهر ربیع الآخر سنة ۱۳۱۹ھ هلالیه۔ بقلم من توکل علی الحمید المجید عمران البوزید غفر الله له ولوالدیه ولجمیع المسلمین اجمعین بجاه سید الاولین والآخرین تمت بحمد الله وعونه وحسن توفیقه۔

اس رسالے کے مصنف مصر کے مشہور قاری و مجود محمد بن احمد ابن عبداللہ المتولی المتوفی ۱۳۱۳ھ ہیں۔ چودہویں صدی کے اوائل میں جو ماہرین فنِ تجوید مصر میں موجود تھے۔ ان میں شیخ المتولی کا درجہ استاذ القراء اور رئیس الاساتذہ کا تھا۔ اور وہ شیخ القراء کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

الاعلام (ج ۶ ص ۲۴۶ طبع قاہرہ الطبعۃ الثانیۃ) میں خیر الدین زرکلی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وینعت بشیخ القراء۔ عالم بالقراءات، مصری [؟] اسندت الیه مشیخة الاقراء سنة ۱۲۹۳ھ مولده ووفاته بالقاهرة "

صاحب الاعلام نے ان کی نو تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے چار چھپ چکی ہیں اور بقیہ پانچ تاحال مخطوطے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب مصنف کا علم القراءات پر ایک منظومہ ہے۔ جو ۱۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور اس میں کل ۲۲۱ اشعار ہیں۔

صاحب الاعلام کی اطلاع کے مطابق یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔ زیرِ نظر نسخہ مکمل اور عمدہ حالت میں موجود ہے۔